سوال

(801) فجر کی سنتیں رہ جائیں تو کیا نماز کے فوراً بعد ادا کی جاسکتی ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر فجر کی سنتیں رہ جائیں تو کیا نماز کے فوراً بعد ادا کی جاسکتی ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اوراگر فجر کی سنتیں رہ جائیں تو فرضوں کے بعد ادا ہو سکتی ہیں۔ حدیث میں ہے قیس بن عمرو کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھتا ہوا پایا، تو دریافت کیا:

'یَا قَیْسُ! أَصَلَاتَانِ مَعًا' "کیا ایک فرض کے وقت میں دو فرض پڑھنا چاہتا ہے؟" انھوں نے عرض کیا: یا رسول ا ! میں نے فجر کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں۔ فرمایا: 'فَلَا اِذَنْ' یعنی جب معاملہ اس طرح ہے، تو دو رکعتوں کو پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (سنن الترمذی، بَابُ مَا جَاءَ فِیمَن تَفُوتُهُ الرَّکعَتَانِ قَبلَ الفَجرِ یُصَلِّیهِمَا بَعدَ صَلَاةِ الفَجرِ، رقم: ۴۲۲) حدیث ہذا کو اگرچہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے منقطع اور مرسل قرار دیا ہے۔

تاہم امام شوکانی رحمہ اللہ نے "نیل الأوطار" میں اس بات سے اتفاق نہیں کیا۔ وہ فرماتے ہیں:

"یہ روایت صحیح ابن خزیمہ اور ابن حبان میں یحییٰ بن سعید، عن ابیہ، عن جدہ، قیس متصل موجود ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ طریق میں بھی اتصال (سند کا متصل ہونا ثابت) ہے۔"

نیز امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی اپنی "سنن" میں اس کو عن یحییٰ بن سعید، عن ابیہ، عن جدہ قیس، ذکر کیا ہے۔

اور علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ نے بھی اس بارے میں امام شوکانی رحمہ اللہ سے اتفاق کا اظہار کیا ہے۔ (تحفة الأحوذی: ۴۹۰/۲ طبع مصری)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

محدث فتویٰ